عفوودرگزر

عفوودرگزر ایک بہترین اخلاقی وصف ہے۔ اس سے دوستوں اور عزیزوں کی محبت بڑھتی ہے اور دشمنوں کی عداوت دور ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جن صفات کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ ان میں عفوودرگزر بھی شامل ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ (سورۃ آل عمران:134)

ترجمہ: اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی شدید مخالفت کو دیکھ کر وادی طائف کا قصد کیا۔ تاکہ وہاں کے رہنے والوں کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ طائف کے سرداروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت غیر مہذب اور ناشائستہ برتاؤ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے پتھر برسائے کہ آپؐ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے خون سے بھر گئے اس موقع پر جبریل امین تشریف لائے اور انھوں نے عرض کیا "اگر آپ حکم دیں تو طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں۔ تاکہ سرکش لوگ نیست و نابود ہو جائیں" مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ انھیں معاف فرمایا بلکہ ان کے حق میں یہ دعا فرمائی۔ "اے اللہ! ان کو ہدایت عطا فرما۔" فتح مکہ کے موقع پر صحن کعبہ میں قریش مکہ کا اجتماع تھا، یہ وہ لوگ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بناتے رہے تھے۔ انھوں نے کتنے ہی مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اتنی اذیتیں پہنچائی تھیں کہ انھیں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنی پڑی۔ اب یہ لوگ خوف و دہشت کی تصویر بنے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ نہ جانے اب ان سے کتنا شدید انتقام لیا جائے گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا: "اے گروہ قریش! تم جانتے ہو میں تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں؟"

انہوں نے جواب دیا۔ "آپ نیکی کا برتاؤ کریں گے۔ کیونکہ آپ خود مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سورۃ یوسف:92)

ترجمہ: کچھ الزام نہیں تم پر آج، بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں کا مہربان۔

ذکر

ذکر کے معنی ہیں کسی کو یاد کرنا۔ دین کی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ذکر الٰہی کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ (سورۃ الاحزاب:41)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کرو۔

نیز ذکر کرنے والے مومنوں کی تعریف قرآن مجید میں اس طرح کی گئی۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (سورۃ النور:37)

ترجمہ:۔ وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے۔

ایک اور جگہ اس طرح ارشاد ہوا۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ (سورۃ الرعد:28)

ترجمہ: خوب سن کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوہی جاتا ہے۔

ذکر کی افضل ترین شکل نماز ہے کیونکہ اس میں ذکر کی تینوں قسمیں (قلبی، لسانی، عملی) جمع ہوگئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عبادات میں سب سے پہلے نماز ہی فرض کی گئی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنی دیر تک کھڑے ہو کر عبادت کیا کرتے کہ آپ ﷺ کے پائے مبارک میں ورم آ جاتا۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت لکھ دی۔ پھر آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں"

آپ ﷺ کی عبادت کا تذکرہ قرآن مجید میں اس طرح آیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ (سورۃ المزمل: 3-1)

ترجمہ: اے کپڑے میں لپٹنے والے کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات، آدھی رات یا اس میں سے کم کر دے تھوڑا سا۔

دوسری جگہ اس طرح ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا (سورۃ الدھر:26)

ترجمہ: اور کسی وقت رات کو سجدہ کر اس کو اور پاکی بول اس کی بڑی رات تک۔

نبی اکرم ﷺ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام فرماتے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں آیا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں سو اس میں تہجد پڑھ لیا کیجئے جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔

قریب ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھی ذکر الٰہی ہے۔ اس ذکر کا نام تسبیح فاطمہؓ ہے۔ ذکر کے اور بھی بہت سے مسنون طریقے ہیں۔ جو حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

سوالات

1۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

حضور اکرم ﷺ کی شفقت و رحمت:

(الف) عورتوں پر

(ب) بچوں پر

(ج) امت پر

(د) یتیموں پر

2۔ " اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ "حضور اکرم ﷺ نے اس حکم قرآنی کے تحت اختلاف رنگ ونسل مٹا کر تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔" اس پر مفصل تبصرہ کریں۔

3۔ مساوات کسے کہتے ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے اسلامی معاشرے میں مساوات کیسے قائم کی؟

4۔ عفو و درگزر سے کیا مراد ہے؟ اس سے انسانی معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ رسول پاک ﷺ کے عفو و درگزر کے چند واقعات تحریر کریں۔

5۔ ہمارے نبی ﷺ صبر و استقلال کا پہاڑ تھے۔ مثالوں کے ذریعے اس کی وضاحت کریں۔

6۔ ذکر سے کیا مراد ہے؟ ذکر الٰہی کی اقسام اور اس کے فضائل تحریر کریں۔

☆☆☆